اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان کرام کہ میں نے (الطاف قادر) 2008 میں محمد فہیم کو چار لاکھ پچاس ہزار ڈالر (450000) دیئے کہ وہ اس رقم کا سونا لے کر بطور امانت اپنے پاس رکھ لے اس نے اطلاع دی کہ میں نے اس رقم کا سات سو ساٹھ (760) تولہ سونا خرید کر اپنے پاس رکھ لی ہے۔ میں نے 2015 میں اپنے اطمینان کے لئے اپنے بھتیجے کو بھیجا کہ وہ دیکھ کر آئے کہ سونا موجود ہے کہ نہیں چنانچہ وہ گیا اس کو محمد فہیم نے سونا بھی دکھایا اور تحریر بھی دی کہ میں اس کو واپس کرنے کا پابند ہوں یہ تحریر فتوے کے ساتھ لف ہے۔ آج سے تقریبا دس ماہ پہلے میں نے براہ راست سونے کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا کے مجھ سے غلطی ہوگئی ہے میں نے اس سونا کو بیچ کے زمین خرید لی ہے۔ پھر عدالتی اسٹام پر محمد فہیم نے تحریری طور پر کہا میں 31-03-2017 تک واپس کردوں گا اس تحریر پر اس کی والدہ اور بھائیوں کے بطور (ضامن) اور میرے بھائی کے بطور گواہ دستخط ہیں مگر مقررہ تاریخ کے گزر جانے کے باوجود محمد فہیم نے ادائیگی نہیں کی او مزید پانچ ماہ گزرنے پر اور ٹال مٹول کرنے کی وجہ سے میں نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے ان کو (خیانت کا مال کھانے کی وجہ سے) حرامی کہا تو محمد فہیم اور اس کے بھائیوں نے کہا چوں کہ اس نے ہم کو حرامی کہا ہے تو اب ہم اپنی مرضی سے ادائیگی کریں گے اور جو 2008 میں سونے کی قیمت تھی اتنے (روپے) ادا کریں گے۔ ان پر اعتماد کرتے ہوئے سونا دیتے وقت میں نے کوئی تحریر نہیں لی تھی جن کا وہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کی روشنی میں میری رہنمائی فرما دیجئے کہ وہ اپنی زبانی اور تحریری اقرار کی وجہ سے محمد فہیم سونا دینے کے پابند ہیں یا نہیں۔

المستفتی الطاف قادر

دار الافتاء — فتوی نمبر ۱۶۷ — ۱۸۹ — جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

SEP 2017

(جواب پشت پر ملاحظہ فرمائیں)

۱۶۷ / ۱۸۹

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۶۲
مورخہ ۱۸۹
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

12 SEP 2017

الجواب

صورتِ مسئولہ کے مطابق اگر محمد فہیم نے واقعی سونا خرید لیا تھا جیسا کہ اس کے اقرار سے بھی ثابت ہے اور اس کی تحریر بھی موجود ہے کہ میں سونا واپس کرنے کا پابند ہوں، تو محمد فہیم پر لازم ہے کہ سونا ہی واپس کرے؛ کیونکہ سونے کو مالک کی اجازت کے بغیر فروخت کرنے کی وجہ سے وہ خیانت کا مرتکب ہوا ہے، سونا مثلی اشیاء میں سے ہے اس لیے فہیم پر اس کی مثل لازم ہے۔ چنانچہ شامیہ میں ہے:

ویجب المثل فی المثلی کالمکیل والموزون والعددی المتقارب ۔(درمختار)

أو یجب رد مثله إن هلك وهو مثلی وإن انقطع المثل بأن لا یوجد فی السوق الذی یباع فیه وإن كان یوجد فی البیوت۔ابن كمال فقیمته یوم الخصومة أی وقت القضاء وعند أبی یوسف یوم الغصب وعند محمد یوم الانقطاع ورجحا۔قهستانی وتجب القیمة فی القیمی یوم غصبه إجماعا(درمختار مع الشامیه، ج۵،ص:۴۷۷) فقط واللہ اعلم

بندہ عبد الحلیم عفی عنہ
۱۴۳۸/۱۲/۲۰

نائب مفتی
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

الجواب صحیح
بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ
۲۱ – ۱۲ – ۱۴۳۸

مفتی
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

دار الافتاء
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان